### موجودہ حالات کے تناظر میں

# ماہِ رمضان ہم سے کیا چاہتا ہے؟

ڈاکٹر انیس احمد

رمضان کریم ایک ایسا مبارک اور رحمتوں والا مہینہ ہے جس کا انتظار اور استقبال ایک عام مسلمان ہی نہیں، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جن پر ہمارے والدین قربان ہوں، خصوصی عبادات کے ذریعے فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ شعبان ہی سے اس ماہ کے لیے کمر کس لیا کرتے تھے لیکن رحمت للعالمینؐ کا اپنی اُمت کی آسانی کے لیے یہ خصوصی اظہارِ محبت تھا کہ، گو خود تمام شعبان روزہ رکھتے لیکن اُمت کو آخری دو ہفتوں کی رخصت دے کر صرف شعبان کے اوّلین حصے میں روزہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔ اسی بنا پر نصف شعبان کا روزہ افضل ہے اور اوّلین دو ہفتوں میں روزے رکھنا سنت کی پیروی ہے۔

اس مہینے کی اہمیت اور اس کے انقلابی اثرات کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے آپؐ نے فرمایا کہ ایک بڑی عظمت والا بڑی برکت والا مہینہ قریب آ گیا ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس میں روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے اور راتوں میں تراویح پڑھنا نفل (یعنی سنت) ہے۔ اس ماہ میں ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے کسی مہینے کے ۷۰ فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔ یہ مہینہ مواساۃ، یعنی ہمدردی کرنے والا مہینہ ہے۔

جس نے ایمان و احتساب کے ساتھ اس ماہ میں روزہ رکھا تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دے گا۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت کا دوسرا عشرہ مغفرت اور تیسرا عشرہ جہنم کی

آ گ سے نجات کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر باشعور مسلمان مرد، عورت اور بچہ اس ماہ میں خصوصی اہتمام کے ساتھ تلاوتِ قرآن، وقت پر نمازوں کا اہتمام، صدقات وخیرات اور غربا و مساکین کی امداد کرنے میں مسابقت کرتا ہے۔ اس کی برکتیں اَن گنت، اس کے انعامات غیر محدود اور اس کی لذت اپنی مثال آپ ہے۔

اس سال رمضان ایسے حالات میں آ رہا ہے کہ اُمت مسلمہ کا ہر فرد مسلم دنیا کے حکمرانوں اور مروجہ استحصالی نظام کے خلاف اپنی آواز بلند کر رہا ہے اور ایسے بہت سے حکمران جنھیں اپنی کرسی کے مضبوط ہونے کا یقین تھا، پڑوسی ممالک میں اپنی جان بچانے کے لیے پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اس صورت حال میں یہ مہینہ جو مواساۃ کا، رحمت کا، مغفرت کا، عفو و درگزر کا، صبر واستقامت کا مہینہ ہے، جس کا مقصد رحمت کی فضا پیدا کر کے پوری اُمت مسلمہ کو دنیا کی تمام غلامیوں سے نکال کر صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی طرف بلانا ہے، ایک عام مسلمان سے کیا مطالبہ کرتا ہے؟ کیا صرف عبادات کا خلوصِ نیت کے ساتھ کرلینا اور نوافل کا اہتمام کرلینا اُمت مسلمہ کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے کافی ہوگا؟ یا ہمیں غور وفکر کے ساتھ اپنے حالات کا جائزہ اور احتساب کرتے ہوئے دیکھنا ہوگا کہ اس ماہ میں ہماری ترجیحات کیا ہوں؟

تقریباً ۱۵۰۰ سال قبل جب پہلی مرتبہ رمضان کا مہینہ اپنی رحمتوں کے ساتھ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب پر سایہ فگن ہوا تو ابھی ۱۷ دن بھی نہ گزرے تھے کہ اُمت مسلمہ کو ایک ایسی جنگ کا سامنا کرنا پڑا جو اس کے وجود کو ختم کرنے کی خاطر نظامِ کفر واستحصال کی طرف سے اس پر مسلط کی گئی تھی۔ آج جدید جاہلیت پر مبنی تہذیب اور اس کے سرمایہ دار قائد اُمت مسلمہ کے خلاف اپنی جدید ترین ٹکنالوجی کے ساتھ نبردآزما ہیں۔ جس طرح اس وقت اصحابِ رسولؐ میں سے کسی کے پاس نیزہ تھا تو تلوار نہ تھی، تلوار تھی تو ڈھال نہ تھی، خَود تھا تو زرہ نہ تھی، اسی طرح آج بھی اُمت مسلمہ جنگی آلات کے لحاظ سے کم تر مقام رکھتی ہے۔ لیکن جس چیز نے قرن اوّل میں اُمت مسلمہ کو فتح مند کیا تھا، وہ اس کی اسلحہ میں برتری نہ تھی، بلکہ اس کا وہ کردار وتقویٰ تھا جس کی تیاری میں اسے ۱۳ سال آزمایشوں کی دہکتی بھٹیوں سے گزرنا پڑا تھا۔ اللہ کے یہ چند

بندے اپنے کُند بھالوں کے باوجود ایمان کی غیر محدود قوت، کردار کی عظمت، خلوص کی کثرت اور رب کریم سے اپنے تعلق کی فراوانی کی بنا پر اپنے سے تین گنا زیادہ تعداد اور ۱۰ گنا زیادہ مسلح قوت سے نہ صرف ٹکر لینے بلکہ آخر کار اس قوت کو توڑنے اور شکست دینے کی نیت سے نکلے تھے۔ ان کے رب نے ان کو وہ عزم دیا تھا جو غیر متزلزل ہو اور ایسی استقامت دی تھی جو فتح و کامرانی کا پیش خیمہ ہو۔

آج اس پُرآشوب دور میں اس برکتوں والے مہینے کے ذریعے ہمیں اولاً اپنے آپ کو باطل کی تمام محکومیوں سے نکال کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی میں دینا ہوگا۔ یہ بندگی کامیابی کے لیے شرطِ اول کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنا رہنما بنانا ہوگا کہ بہترین اسوہ اور بہترین قابلِ عمل نمونہ اگر کوئی ہے تو وہ صرف آپؐ کی حیاتِ مبارکہ ہے۔ اس کے ساتھ ہمیں دشمن کی حکمت عملی اور منصوبوں کو بھی سمجھنا ہوگا کہ کس کس راستے سے وہ ہم پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ دشمن کی جنگی حکمت عملی کا اوّلین نکتہ اُمت مسلمہ کو ثقافتی، ابلاغی اور برقی اتصالات (ذرائع ابلاغ) کے ذریعے مغلوب کرنا ہے۔

مغرب کی ثقافتی یلغار کا ایک بڑا ذریعہ جدید اتصالات ہیں، چنانچہ فیس بک (facebook) اور یوٹیوب (youtube) کے ذریعے نوجوانوں کے ذہنوں کو دین سے دُور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں قرآن کریم کی دعوت کے ذریعے نوجوانوں میں دینی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے وقت کا صحیح استعمال کرنا سیکھیں، لہو ولعب میں ضائع نہ کریں۔ اسلامی معلومات کو برقی میڈیا سے دل نشیں انداز سے پیش کیا جائے۔ یہ مہینہ جو قرآن کا مہینہ ہے اس میں قرآن کریم کے بہت سے پہلو جدید ٹکنالوجی کے ذریعے عام کیے جاسکتے ہیں، مثلاً سابقہ اقوام کے قصے اور کائنات کے حوالے سے قرآن کریم کے دلائل۔

اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل میں سے ایک بنیادی مسئلہ فرقہ بندی نیز علاقائی اور قومی عصبیتوں کا اُبھارا جانا ہے تاکہ اُمت مسلمہ اتحاد سے محروم رہے۔ قرآن کریم نے اُمت مسلمہ کو ایک بنیان مرصوص سے تعبیر کیا تھا، جب کہ مغرب کی لادینی فکری یلغار اسے الگ الگ قومیتوں میں تقسیم دیکھنا چاہتی ہے۔ یہ مہینہ اتفاق و اتحاد کا مہینہ ہے۔ اس میں دلوں کے اتحاد کی بنیاد قرآن

کریم ہے۔ اس ماہ میں ہر ہر محلے میں حلقہ ہاے مطالعہ قرآن کا قائم کرنا اس لیے بھی ضروری ہے کہ عصبیت لسانی ہو یا نسلی، ان سب کا علاج صرف اس کلامِ عزیز پر جمع ہو جانا ہے۔

یہ مہینہ زندگی میں اعتدال اور توازن پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ حکم ہے کہ بغیر سحری روزہ نہ رکھا جائے اور نہ سحری اتنی زیادہ ہو کہ دن میں ایک روزہ دار پریشان رہے۔ ایسے ہی افطار میں توازن ہو اور بجاے اپنے اُوپر اسراف کرنے کے اہلِ محلہ، غریبوں، مسکینوں، قرض داروں، غرض ان تمام افراد پر خرچ کیا جائے جو مسائل کا شکار ہوں۔ لیکن اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہو یا کسی کی مشکل کا دُور کرنا، ہر معاملے میں متوازن رویہ اختیار کرنا ہی رمضان کا پیغام ہے۔

معاشرے سے معاشی ظلم و استحصال اور عدم توازن کو دُور کرنا اور تمام شہریوں کی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لیے مناسب اقدامات کرنا، ایک اسلامی ریاست کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ اکثر مسلم ممالک میں اس جانب عدم توجہ پائی جاتی ہے۔ اس مبارک مہینے میں ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ مالی استحصالی نظام سے نجات اور اسلامی معیشت کے عادلانہ نظام کے لیے زمین ہموار کرنے کی کوشش کی جائے۔ یونی ورسٹیوں میں طلبہ و طالبات کو ان موضوعات پر اظہارِ خیال کی دعوت دی جائے اور جہاں کہیں بھی ابلاغ عامہ تک رسائی ہو، اسلامی نظامِ معیشت، اسلامی بنکاری اور تکافل کے حوالے سے عوام کو فکری رہنمائی فراہم کی جائے اور اسلامی بنکاری کے حالیہ تجربات کو تعاون و اشتراک سے دوسروں تک پہنچایا جائے تاکہ سودی کاروبار سے بتدریج نجات ملے۔

اس مبارک مہینے کا ایک مقصد تزکیۂ نفس ہے کہ انسان اپنے نفس کو قابو میں رکھنا سیکھے اور اپنی خواہشات کو اللہ کی بندگی کا تابع بنادے۔ یہ ان تمام ترغیبات کے خلاف ایک مسلسل جہاد ہے جو انسان کو غیرمحسوس طور پر برائی کی طرف دھکیل دیتی ہیں۔ یہ مہینہ ہمیں سادگی اور کفایت شعاری کی تعلیم دیتا ہے اور چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعامات کا، جن کا شمار کرنا انسان کے لیے ممکن نہیں، شکر ادا کرنے کے لیے اللہ کی دی ہوئی دولت، وقت اور صلاحیت کو اُس کے دین کے غلبے کے لیے استعمال کیا جائے اور ان تحریکوں کا ساتھ دیا جائے جو دنیا سے طاغوتی نظام کو مٹانے اور اسلامی شریعت نافذ کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب انسانوں میں

قرآن وسنت کی تعلیمات کے ذریعے ایک فکری انقلاب لایا جائے اور اس فکری انقلاب کے دائرہ کار کو خاندان، معاشرے اور معیشت و تعلیم کے شعبوں تک وسعت دے دی جائے۔ اس مہینے میں اللہ کے بندوں کے دلوں کی دنیا میں انقلاب لایا جائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت اختیار کی جائے۔ قرآن کریم ہدایت کرتا ہے کہ اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے، ہر حال میں اللہ کے ذکر کو اختیار کرتے ہیں۔ اس ماہِ مبارک میں مسنون دعاؤں کے خصوصی اہتمام کی ضرورت ہے۔

رمضان کریم کی برکات میں سے ایک بڑی برکت اس کا آخری عشرہ ہے۔ اس میں وہ قوت والی طاق رات ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا۔ اس کلام کی عظمت وشوکت اس بات کی متقاضی تھی کہ اسے ایک قوت والی رات ہی میں نازل کیا جائے۔ آج قرآن کریم کی یہ قوت ہی وہ محرک ہے جس نے عالمِ اسلام کے نوجوانوں میں رجوع الی القرآن اور رجوع الی اللہ کی لہر دوڑا دی ہے۔ اس عظیم رات میں جو انقلاب تاریخ عالم میں برپا ہوا، اس کے اثرات زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں ہوئے۔ اس رات کے بعد، انسانوں کا تصورِ کائنات، تصورِ انسان، تصورِ الٰہ اور مقصدِ حیات کا تصور، غرض ہر ہر شعبے میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ کل تک جو انسان سیاروں، ستاروں اور چاند سورج کی پرستش کرتا تھا، اب ان سب کے خالق رب العالمین کا بندہ بن گیا۔ کل تک جو انسان جانوروں اور بتوں کے سامنے جھکتا تھا، ان سے ڈرتا تھا، ان سے اپنی مرادیں مانگتا تھا اور بعض اوقات خود کو ربِ اعلیٰ سمجھ بیٹھتا تھا، اب اُس انسان نے اپنی اصل عظمت کو پہچانا اور عبدیت کو انسان کی معراج سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو تمام غلامیوں سے نکال کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حاکمیت کے آگے سرِتسلیم خم کر دیا۔ کل تک اگر زندگی کا مقصد لذت، مال و دولت کی کثرت اور اقتدار کی ہوس تھا، تو اب زندگی کا مقصد صرف حاکمِ حقیقی کی رضا کا حصول اور اس رضا کے حصول کے لیے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام قرار پایا۔ اس ایک رات نے زمین وآسمان کا نقشہ بدل دیا اور ایک ایسی اُمت کے وجود کی بنیاد رکھی جسے رب کریم نے انسانوں کی قیادت و امامت کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے، زمین سے ظلم کو مٹانے اور عدل وانصاف کے قیام کے لیے ایک مقصد اور مشن کے ساتھ تمام انسانوں پر جواب دہ بنا دیا۔

آج اُمت مسلمہ اگر اپنی اصل قوت کا صحیح شعور و آگہی رکھتی تو اس کا سر کسی عالمی قوت کے سامنے نہ جھکتا۔ وہ اپنے قدرتی اور انسانی وسائل کو اپنے عوام کی فلاح کے لیے استعمال کرتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نظامِ حیات کو اللہ کی زمین پر نافذ کر کے زمین و آسمان سے برسنے والے فضل و رحمت کی مستحق بن جاتی۔

آج سب سے زیادہ ضرورت اسی شعور و آگہی کی ہے۔ اگر اُمت مسلمہ اپنی اصل سے آگاہ ہو جائے تو کوئی قوت اسے زیر نہیں کر سکتی۔ یہ اصل اس کی قوتِ ایمانی ہے، یہ اصل اس کا اعتصام باللہ ہے، یہ اصل اس کی قرآن کریم سے رغبت اور سیرتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی اور پیروی ہے۔ آج اُمت مسلمہ پر باطل قوتوں کی جانب سے یلغار کا سبب یہی ہے کہ اسے اس کی اصل قوت کا خطرہ ہے۔ اس مہینے میں شب و روز اس تعلق کو بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ ہر مسلمان ایک چلتا پھرتا قرآن اور ایک بہترین داعی بن کر معاشرے کی فلاح و بہبود کے کاموں میں دوسروں سے آگے نکل سکے۔ یہ مہینہ ان تمام بھلائیوں اور نیکیوں میں مسابقت کا مہینہ ہے جو رب کریم کو پسند ہیں اور اسے خوش کرنے والی ہیں۔

یہ مہینہ ظلم و استحصال کے خلاف منظم جہاد کا مہینہ ہے کہ کفر کی ہر ہر چال کو سمجھ کر دین کی فراست اور حکمت کے ساتھ اس چال کو توڑا اور معروف کے قیام کے لیے مثبت اقدامات کو اختیار کیا جائے۔ یہ ماہ مثبت فکر، مثبت عمل اور مثبت کوشش کا مہینہ ہے۔ اس میں بھلائی کے لیے نکلنے والوں کی نصرت اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے کرتے ہیں۔ اس ماہ میں کی گئی منظم جدوجہد اہلِ ایمان کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار میں تبدیل کر دیتی ہے اور بعض اوقات اپنی قلت تعداد کے باوجود وہ اپنے سے ۱۰ گنا زیادہ نفری پر غالب آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ کی برکات سے استفادے کی توفیق دے، ہر عمل خیر میں برکت دے، اور ہر کوشش کو خصوصی نصرت سے نوازے، آمین!

---

اھم گزارش: اس رسالے میں اشتہار دینے والے اداروں یا افراد سے معاملات کی کوئی ذمہ داری ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن کی انتظامیہ کی نہیں ہے۔ قارئین اپنی ذمہ داری پر معاملات کریں۔